نوحہ

پڑی ہیں بعدِ محمدؐ مصیبتیں اتنی بتولؑ روتی رہیں
شکستہ پہلو سے بھی ہاتھ ہٹ سکا نہ کبھی بتولؑ روتی رہیں

گئی تھیں مانگنے دربار میں جو حق اپنا کھڑی رہیں دکھیا
وہیں پہ ٹکڑوں میں سرکار کی سند بھی بٹی بتولؑ روتی رہیں

درِ بتولؑ پہ ظالم جو آگ لائے ہیں ستانے آئے ہیں
بچائے کون کہ گھیرے ہوئے عدو ہیں سبھی بتولؑ روتی رہیں

شہید ہو گئے محسنؑ گرا جو جلتا در رسول زادیؑ پر
غم اور دے گئیں بی بیؑ کو پسلیاں ٹوٹی بتولؑ روتی رہیں

نہیں تھا جس کا مدینے میں کوئی بھی یاور وہ فاتحِ خیبر
اُسی علیؑ کے گلے میں رسن بھی باندھی گئی بتولؑ روتی رہیں

سلام کا بھی وہ دیتا نہیں جواب مجھے کروں سلام جسے
بتا کے عالمِ تنہائی چپ کھڑے تھے علیؑ بتولؑ روتی رہیں

دنوں پہ پڑتے تو یہ دن بھی رات ہو جاتے ملے ہیں غم ایسے
لحد پہ باپ کی فریاد تھی زباں پہ یہی بتولؑ روتی رہیں

لپٹ کے ماں کے جنازے سے روئی جب زینبؑ بہت ملول تھے سب
صدا حسینؑ کے رونے کی غم بڑھاتی رہی بتولؑ روتی رہیں

خدا کسی کو دکھائے نہ غم کا وہ منظر وہ مقتلِ سرورؑ
گلے پہ گود کے پالے کے چل رہی تھی چھری بتولؑ روتی رہیں

بَلا کی دھوپ، ہَوا گرم، پیاس کا عالم تھی بیکسی پیہم
جو دیکھی کنبے کی دشتِ بلا میں تشنہ لبی بتولؑ روتی رہیں

وہ جس کے در پہ فرشتے بھی سر جھکاتے تھے اُسے تو غم ہی ملے
لہو رلاتی ہے اظہارؔ مجھ کو بات یہی بتولؑ روتی رہیں

شاعرِ اہلِ بیتؑ: علی اظہارؔ

سوز: وحید کمالیہ